رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۳۶

THE ALHAKAM
QADIAN

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستان تا یہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہار در قادیان بینی ۴ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

قیمت سالانہ ۲ روپیہ ۸ آنہ
دالیان ریاست و ام الصحف صاحبان سے عہ عوام ۳ روپیہ

بخدام کہ وقت توزیک رسید رہائے محبان برما رابلند تر کنند افتاد

جلد ۲۷ | مورخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۲۵ء | نمبر (۵)

مُرقّع

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا آج الحکم کے ساتھ پہلی تصویر شائع کی جاتی ہے۔ جس محنت اور کوشش سے یہ مرقع تیار کیا گیا ہے اس کے لئے میں مولوی محمد عیسیٰ صاحب بی اے ایل ایل بی کلکتہ کا شکر گذار ہوں یہ مرقع حضرت خلیفۃ المسیح کے خدام سفر کا ہے جن کو آپ کے ہمرکاب یورپ جانیکی سعادت نصیب ہوئی۔ مجھے نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اس مرقع میں میرے ایک مکرم بھائی چودھری علی محمد صاحب کی تصویر نہیں آئی۔ یہ مرقع جس فوٹو سے لیا گیا ہے وہ ٹاٹی کے دارالخلافہ روما میں لیا گیا تھا۔ اس لیئے کہ اخبارات اور دوسرے لوگ کثرت سے مانگتے تھے۔ اور اس موقعہ پر چودھری صاحب موجود نہ تھے اسکی تکمیل کیلئے چودھری صاحب کا فوٹو اسی سلسلہ میں جداگانہ انشاء اللہ آجائیگا۔

الحکم میں تصاویر کا سلسلہ پہلی مرتبہ جاری نہیں کیا گیا بلکہ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں مشاہیر سلسلہ کے عنوان سے ایک سلسلہ میں نے الحکم میں جاری کیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اور آپ کے مختصر حالات چھپ بھی گئے تھے لیکن افسوس ہے کہ تصویر اچھی نہ آئی تھی اس لیئے میں نے اُسے روک دیا اور پھر یہ معرض التواء ہی میں رہا۔ اس لیئے کہ قادیان میں اس کا انتظام مشکل نہ تھا۔ مصور لودہانہ میں تھا۔

اگرچہ اب بھی مشکلات ہیں لیکن میں کوشش کرتا ہوں۔ کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ الحکم میں جو تصاویر شائع کی جائیں گی ان کا کوئی تفصیلی پروگرام ابھی سے نہیں دیا جا سکتا۔ رفقاء سفر کے مختصر حالات الحکم مورخہ ۱۴-۱۰ جولائی ۱۹۲۴ء میں دیئے جا چکے ہیں اس لیئے یہاں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس تصویر کی کچھ زائد کاپیاں بھی چھپوائی گئی ہیں اس لیئے جو صاحب لینا چاہیں وہ چار آنہ فی کاپی کے حساب سے منگوا سکتے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ چار کاپی سے کم باہر نہیں بھیجی جا سکتی ہیں۔ عرفانی ایڈیٹر الحکم

سیرت مسیح موعود علیہ السلام
اخلاق و شمایل حصہ دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے حصہ شمائل و اخلاق کی دوسری جلد پریس میں چلی گئی ہے اور اس میں سے سات جزو تک چھپ بھی چکی ہے صرف تین جزو اس دوسری جلد میں سے باقی ہیں اور اس میں سے بھی کاتب دو جزو اور لکھ چکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے توقع ہے کہ فروری کے پہلے عشرہ میں شائع ہو جاوے۔ جو احباب اس کے مستقل خریدار ہیں ان کی خدمت میں حسب معمول بذریعہ وی پی بھیجدی جائیگی لیکن جو حضرات ابتک خریدار نہیں ہیں وہ اپنی درخواست بھیجدیں۔ چونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں میں چاہتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو جو امور میرے سامنے ہیں میں ان کو جس حد تک مجھے ہو سکے پورا کرنے کی کوشش کروں اس لئے آئندہ میرا ارادہ ہے کہ کم از کم ایک صفحہ ماہوار کا ایک رسالہ اس مقصد کیلئے شائع کرتا رہوں یہ کوئی موقت الشیوع رسالہ نہ ہو بلکہ وہ اس کتاب کے حصص ہوں۔ یورپ اور دوسرے ممالک میں بعض کتابیں بذریعہ اقساط شائع کی جاتی ہیں اسی طرح پر جو تالیفات میرے زیر نظر ہیں میں ان کو اس طریق پر شائع کر دوں بشرطیکہ کم از کم پانچسو آدمی ایسے ہوں جو ہر شائع ہونیوالے حصہ کو بذریعہ وی پی لیں کوئی پیشگی قیمت نہیں لیجائیگی بلکہ جب کتاب شائع ہو ان کی خدمت میں بھیجدیجاوے۔

اس کام کا متواتر جاری رہنا صرف خریداران کی حوصلہ افزائی پر موقوف ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ کام ضروری ہے تو میری مدد کریں۔ اور میں اس کے لیئے اُن سے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ وہ مستقل پانچ سو خریدار مہیا کر لیں۔ اس صورت میں میں اس کے لیئے ایک مستقل آمدی تجویز کر کے اس کام کو بالکل الگ کر دوں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

یہ رسالہ میرا ارادہ ہے کہ ہر مہینے آٹھ جزو پر شائع ہو۔ پہلا رسالہ ۷۔ مارچ ۱۹۲۵ء تک انشاء اللہ العزیز شائع ہوگا۔ اور اس کے مطالعہ سے اس کی تقسیم مضامین کا پتہ لگ جائے گا۔ ہر رسالہ کی قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ ہوگی۔ اور سمعہ محصول و اخراجات وی پی ایک روپیہ پانچ آنہ

(عرفانی)

(خواجہ پریس بٹالہ میں احمد و جوڈی صاحب پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی صاحب پبلشر نے قادیان سے شائع کیا)

شہیدوں کا انتقام

اور

سال نو

پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ ان خونوں کا انتقام لے اور ہر ایک احمدی کے سامنے یہ قاتل موجود ہیں اگر وہ انہیں قتل نہیں کرتا ہے تو اسے اپنے شہیدوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔

(خلیفۃ المسیح ثانی)

۱۹۲۴ء گذر گیا اور تاریخ احمدیت میں اہم ترین واقعات چھوڑ گیا۔ کابل کا خون ابھی تک ہمارے سامنے ہے اور ہم نے اس کے انتقام کے لیئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ مصر کا نوجوان اس سال کے ختم ہونے سے پیشتر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔ وصفی نوجوان باہمت وصفی۔ اٹھارہ سو پونڈ کا نقصان برداشت کر کے بدستور سینہ سپر ہے۔ مگر دشمنوں نے اس کے مارنے کے لیئے پوری کوشش صرف کی۔ مصر اور کابل کے دو خون پکار کر زندہ اور بڑھنے والی جماعت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمارے خونوں کا انتقام رائیگاں نہ جائے۔

مادہ پرست لوگ اپنے شہیدوں کی تمثالیں بناتے ہیں اور بڑے بڑے جرنیل اور بادشاہ وہاں جا کر سلام کرتے اور جھکتے ہیں۔ الغرض وہ اپنے سامنے ان مناظر کو رکھتے ہیں جو ان کے کارہائے نمایاں کو مٹنے نہ دے۔ ہماری جماعت ایک زندہ جماعت ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے شہدا کی یاد کو تازہ رکھے۔ اور اُن کے خونوں کا انتقام لے۔ اوپر کے موٹے الفاظ جو ہمارے پیارے امام کے منہ سے نکلے وہ ہمارے ذمہ داری کا احساس کرا رہے ہیں۔ ان خونوں کا انتقام زید یا بکر کا کام نہیں بلکہ ہر اُس شخص کا جو احمدی کہلاتا ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اس کا پابند نہیں بناتا تو یقیناً اس کو اپنے شہدوں سے ہمدردی نہیں۔ بلکہ میں یہ کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ وہ ایک مجرمانہ فعل کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ وہ قوم کے سامنے ایک بُرا نمونہ رکھتا ہے۔ پس میں کبھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ کوئی فرد احمدی جماعت میں ایسا ہوگا جس کو اپنے شہدا سے ہمدردی نہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو میں کہتا ہوں کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اس خون کے انتقام کے لئے تیار ہیں۔ جو مصر کی زمین میں بے گناہ ہوا۔ اور کہاں ہیں وہ لوگ جو اس انتقام کے لیئے تیار ہیں جو کابل کی زمین میں ہوا۔ انتقام لینے والے کسی بات کا انتظار نہیں کرتے۔ بلکہ انتقام فطرت کے ایک تقاضے کا نام ہے پس وہ جو فطرت کی اس آواز پر کھڑا ہوتا ہے وہ بے شک انسانی فرائض کو بجالاتا ہے کابل بے شک سخت جہالت کا گہوارہ ہے مگر اس کے مقابل مصر میں تعلیم کی افراط ہے پھر کیا وجہ ہے کہ مصر احمدیت کے مقابلہ میں کابلی جہالت کے بعد دوسرے نمبر پر کھڑا ہوا۔ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں کابل اور مصر کے اس فعل کے متعلق نفرت کے جذبات ہیں اور ہم میں سے ہر ایک نہایت گہرے رنج کے ساتھ ان واقعات کو سنتا اور پڑھتا ہے۔ مگر عزیزو میں ان کو آنی جذبات سے زیادہ کوئی وقعت نہیں دے سکتا جبکہ ہم عملی طور پر اس انتقام کے لیئے کھڑے نہیں ہوئے۔ مصر کی زمین فرعون کی زمین کہلاتی ہے۔ اس زمین پر ابھی تک فراعنہ کے آثار بڑی قوت اور ہیبت کے ساتھ کھڑے ہیں جو کہ یہ بتلاتے ہیں کہ یہ قوم کس قدر سرکش تھی۔ تمام راست باز جو اس جگہ آئے انہوں نے ابتدا میں سخت ٹکر اٹھائے مگر بالآخر مصر کو اُن کے سامنے جھکنا پڑا۔

نیل ابھی تک موسیٰ اور فرعون کے واقعہ کی یاد دلاتا ہے پس کوئی وجہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نیل پر ڈیرہ ڈالنے کے بعد مصر کی سرکش طبیعت ایک دفعہ پھر جوش میں نہ آتی +

ہم میں سے سینکڑوں کابل میں شہادت کے جوش میں جانے کے لیئے تیار ہو گئے۔ مگر خلیفۃ المسیح نے ایک ایسے دشمن کا پتہ دیا جس کا ہم کو قطعاً علم نہ تھا۔ اور وہ مارآستین بن کر ہمارے پاس موجود تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا" ہمارے جو بھائی کابل میں شہید کیئے گئے ہیں ان کا انتقام لینا ہم پر فرض ہے مگر آدمیوں سے نہیں بلکہ وہ انتقام **ان بد خیالات** اور جہالتوں سے لینا ہے جو کابل میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور وہ انتقام یہی ہے کہ ان غلط خیالات اور بدعقائد کو مٹائیں۔ جن کی وجہ سے ایسے واقعات رونما ہوئے۔ اور جب تک ہم ایسا نہ کریں اس وقت تک ہم یہ کہنے کے مستحق نہیں کہ ہمیں اپنے شہیدوں سے تعلق ہے اور ان کے مرنے پر افسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ چیز جو ان کے قتل کی وجہ ہے اسے سامنے دیکھ کر خاموش رہنے کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ ہمیں اپنے شہیدوں سے اُنس اور محبت نہیں ہے۔

پس یہ ہمارا فرض ہے اور ہماری غیرت کا تقاضا ہے کہ اس وقت تک آرام نہ کریں جبتک ان چیزوں کو مٹا نہ لیں جو ہمارے بھائیوں کے قتل کا باعث ہیں۔

سو معلوم ہوا کہ ہماری جماعت کے لیئے ایک ہی ذریعہ اس انتقام کا ہے کہ ہم اس جہالت اور بے دینی کا مقابلہ کریں۔ حتی کہ ہم اس پر غالب آجائیں ورنہ یاد رکھو کہ نہ صرف یہ ہوگا کہ ہمارے دل سے شہیدوں کی یاد مٹ جائے گی۔ بلکہ یہ سوت کا بانو کبھی بند نہ ہوگا اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا کہ ہم پورے طور سے اس جہالت کو مٹانے کے لیئے کھڑے ہو جائیں مصر میں ہمارے بھائیوں پر یہ الزام لگا کر وہ انگریزی جماعت کے ایجنٹ ہیں۔ وہ فری میسن ہیں۔ جیسا کہ پکارا گیا۔ پس ہم کبھی بھی اس مصیبت سے نہیں نکل سکتے جبتک کہ ہم عام طور پر اپنے عقائد کو دنیا میں پھیلا نہ لیں۔ مصر میں سلسلہ کی تبلیغ قطعاً نہیں ہوئی اور جس قدر لوگوں کو علم ہوا ہے اس سے ہزاروں گنا ہمارے خلاف کہنے والے موجود ہیں۔

پس مصر کے احمدی بہت کمزور اور تھوڑے ہیں بعض ان میں سے اپنی احمدیت کے اظہار سے بھی ڈرتے ہیں کہ معلوم نہیں کیا ہوگا۔ مگر در پردہ وہ ہمارے سامنے اقرار بلسان کرتے ہیں۔ بڑے لوگ جو کبر اور رعونت کے مظہر ہیں ہماری جماعت کی مصر میں بے کسی کی وجہ سے پوری توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ مجھ کو جب کبھی کسی سے ملنے کا اتفاق ہوا تو اُس نے کہا کہ آپ لوگ یہاں مشن کیوں قائم نہیں کرتے۔ پس جس رنگ میں ہمارا کام مصر میں ہو رہا ہے وہ مصری زندگی کے لیئے جاذب نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے غیب سے سامان پیدا کر دیئے تو بڑی بات نہیں۔ میں گذشتہ پونے تین سال کے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ مصر احمدی ہوگا اور ضرور احمدی ہوگا۔ مصر احمدیت کے لیئے مددگار ہوگا۔ اور زبردست مددگار ہوگا+

میں پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتا مگر میرا ذوق یہ کہتا ہے کہ اگر مصر میں پورے زور سے تبلیغ ہو تو مصر پہلا احمدی ملک ہوگا مصری حکومت کا نظام پارلیمنٹ کے ذریعے اس وقت چل رہا ہے اور مصری بہت حد تک آزاد خیال ہیں۔ جہاں جس خیال کے لوگ کثرت سے پیدا ہو جاتے ہیں اسی خیال کی حکومت وہاں تصور کی جاتی ہے۔ اور اگر یہاں احمدیت کی تبلیغ ہوئی تو مصر ضرور کسی اور رنگ میں تبدیل ہوگا۔ جو ہمارے لیئے زیادہ رنجدہ اور مصیبت کا باعث ہوگا۔

میں گذشتہ پونے تین سال سے اس امر کی طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ مصر کی زمین پر ہم کو فوراً قبضہ کرنا چاہیئے۔ اور حضرت اقدس نے اپنے اس سفر میں اس ضرورت کو کئی دفعہ جتانا اور اپنے مکتوبات میں اس کا ذکر کیا۔ مصر تمام بلاد اسلامیہ اور بلاد فرنگ کی چابی ہے۔ اس جگہ مشن قائم کرنے کے یہ معنے ہوں گے کہ ہم نے ایک رنگ میں دنیا کے بڑے حصہ میں مشن قائم کیا۔

مصری دن بدن اسلام سے بعید ہوتے جاتے ہیں تاہم ان کو ایک لفظی محبت اسلام سے ضرور ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اس نام سے جوش میں آجاتے ہیں۔

مصر کے اندر ہزاروں قسم کی جہالتیں پیدا ہو رہی ہیں جن میں سے ایک جہالت علمی طبقے کی وجہ سے بڑھ رہی ہے جو اسلام کی بہت سی اہم چیزوں پر آہستہ آہستہ کلہاڑا چلا رہا ہے۔

مثال کے طور پر میں یہ بتلاتا ہوں کہ **رویائے صادقہ** صداقت اسلام میں سے ایک چیز ہے مگر مصر کے علمی اخبارات نہایت احتیاط کے ساتھ اس عنوان کے ماتحت کہ خوابیں کس طرح آتی ہیں آہستہ آہستہ مسلمان دین سے ناواقف طبقہ کے خیالات بدل رہے ہیں۔

عیسائی مشن اپنا الگ کام کر رہے ہیں۔ عیسائی آزادی اسلام کو اور نقصان پہنچا رہی ہے۔ مسلمان خود عورتوں کی بے پردگی کے طرفدار ہیں۔ بالخصوص جبکہ کثرت ایسے لوگوں کی ہوتی جا رہی ہے جو کہ یورپین عورتوں سے شادی کرتے ہیں۔ پس مصر میں اسلام صرف ایک ایسا مردہ ہے جس کے جسم پر سوائے

ہڈیوں کے ڈھانچ کے اور کچھ باقی نہیں رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے مصر تشریف لانے کے بعد اور ہم کو مصر کی توہین میں خونی قربانی کر دینے کے بعد نہیں بلکہ اسلام جو کہ ہر احمدی کی زندگی ہے اس کی اپنی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے ہوئے دیکھ کر بھی اگر ہم ہمت سے کھڑے نہیں ہونگے تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

مجکو اس امر کا افسوس ہے کہ بہت مضامین احمدیہ پبلک بغیر پڑھنے کے چھوڑ دیتی ہے اور اگر پڑھے جاتے ہیں تو ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ میں مثال کے طور پر ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جو ضرور حیرت انگیز ہے۔ مجکو ایک ہندو آریہ تاجر کو اسلام کے متعلق تلقین کرنے کا موقع ملا اور ممکن تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔ مجکو اس غرض کے لیئے بعض کتابوں کی ضرورت پیش آئی جن میں سے بعض کی قیمت چار یا پانچ آنے ہے۔ میرے پاس یہ کتب نہ تھیں میں نے دردمند دلوں سے اپیل الحکم کے ذریعے کی۔ مگر افسوس کہ ان کتابوں کے لیئے ایک شخص بھی کھڑا نہ ہوا۔ جو کہ ایک ہی کتاب مجکو بھیجدیتا۔ یہ ضروری نہ تھا کہ کتابیں نئی ہوتیں۔ کتاب تو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ میں کہوں گا کہ یہ رفتار کام کی بہت سست ہے۔ ہم کو سخت سے سخت دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہے اور وہ لوگ جو باہر ہیں ان کی مثال میدان جنگ میں رہنے والوں کی ہے اور جو مرکز میں ہیں (میری مراد ہندوستان کی سب جماعتوں سے ہے)۔ وہ ان لوگوں کے قائم مقام ہیں جو رصد جمع کر کے بھیجتے ہیں۔ پس اگر رصد بھیجنے والے خاموش ہو جائیں تو تم جانتے ہو کہ جنگ کا کیا نتیجہ ہوگا۔

واقعات تمہارے سامنے ہیں۔ مصر میں تمہارا ایک بھائی محض احمدی ہونے کی وجہ سے لاٹھیوں کی ضربوں سے شہید ہو گیا تمہارا فرض ہے کہ تم اس کام کو جاری رکھو جس کو اس نے شروع کیا تا کہ شہیدوں کی زمین پر احمدیت کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آئے آمین۔

مجاہد مصری

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

کی

مصر سے روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے اس سفر کی برکات سے جہاں تشنہ اور پیاسی قومیں سیراب ہوئیں وہاں پر اس خادم کو بھی بیش از بیش برکات سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔

اِس غریب و حقیر کے مکان میں مرشدی خلیفۃ المسیح مع اپنے تجربہ کار جرنیلوں کے قیام فرما ہوئے۔ اور تین روز تک میں نے ان نوروں سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ خدا کی قدرت ہے کہ یہ مقام جو کہ شارع الخلیج المصری میں واقع تھا۔ ایک نہایت ہی اہم اور تاریخی مقام گذشتہ صدیوں سے چلا آتا ہے خدا کے

نقشہ مقطم سلسلہ پہاڑ

مدینہ فسطاط حضرت عمرو بن العاص
مقوقس کا مصر القدیمہ
وہ جگہ جہاں مقوقس بھاگ کر گیا تھا
بعد فتح اسلامی کے
جزیرہ یا جزیرہ
قلعہ محمد علی
ازہر شریف
مزار امام شافعی رح
مسجد حضرت عمرو بن العاص
شارع
شارع خلیج المصری یا نہر عمرو بن العاص
مکان نمبر ۵۰۶
شارع
دروازہ بند رہتا ہے
البتہ عید کی نماز وہاں ادا کی جاتی ہے +

خدا کے نہاں در نہاں رازوں کو انسان نہیں جان سکتا اور وہ اپنے وقت پر آ کر کھلتے ہیں۔ یہ شارع الخلیج دراصل ایک نہر تھی جس کو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر نے اپنی گورنری کے زمانہ میں قاہرہ کے لوگوں کو پانی کی تکلیف سے نجات دینے کے لیئے بنوایا تھا۔ اس نہر کا منہ مصر قدیم کے پاس ہے جس کو اس وقت تک فم الخلیج کہا جاتا ہے۔ یہ مصر القدیم وہ شہر ہے جو کہ دراصل مقوقس کا شہر تھا اس کے محلات کے آثار ابتک پائے جاتے ہیں۔ اور اس کا مشہور قصر الشمع کا ایک حصہ اس وقت تک زمانے کی دست برد سے محفوظ ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وہ بھاگ کر نیل کے دوسری طرف چلا گیا۔ اور حضرت عمرو نے اس کے قصر الشمع میں چند روز قیام فرما ہوئے۔ اس کے قریب ہی مدینہ فسطاط آباد کیا گیا۔ اور جامع عمرو بن العاص بنائی گئی۔ یہ پہلی مسجد ارض مصر میں تھی جو ۲۱ ہجری میں بنائی گئی۔ شہر کے سامنے بالکل نیل بہہ رہا تھا جو کہ ابتک بدستور بہہ رہا ہے۔ اس جگہ نیل کے پانی کو معلوم کرنے کے لیئے مقیاس بنوایا گیا اور یہ سب امور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ میں ہوئے۔ اس مقام کو زیادہ کھولکر بتانے کے لیئے میں نے اوپر کا نقشہ دینے کی کوشش کی ہے کیونکہ جن لوگوں نے کسی شہر کو دیکھا نہیں ہوتا وہ محض عبارت سے صحیح طور پر کسی مقام کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ گو مجکو اس کا افسوس ہے کہ میں نقشہ بنانا نہیں جانتا۔ میں نے محض لکیروں کی مدد سے احباب کو بتلانے کی سعی کی ہے۔

یہ نقشہ ہے اس علاقہ کا جس کا ذکر میں اس وقت کرنا چاہتا ہوں۔ اس نقشہ میں جو نہر دکھائی گئی ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گورنر حضرت عمرو بن العاص نے کھدوائی تھی۔ اب خشک ہو کر عام گذرگاہ بن گئی ہے۔ لیکن اس سے پہلے وہ غربا اور امراء کے لیئے ایک مفید لنگر تھا۔ جس سے سب لوگ اپنی ضرورتوں کو پورا کرتے تھے۔ اس شارع خلیج کا تعلق سیدھا حضرت عمرو بن العاص کی جامع کے ساتھ ہے یعنے اس کے بہت قریب اس کا دہانہ ہے۔ جو اب بند ہو چکا ہے مگر ابھی تک اس کے آثار باقی ہیں۔ اور اس طرح سے فسطاط کا شہر بھی جو صحابہ کی یادگار تھا اب گر کر تباہ ہو چکا ہے۔ حالانکہ مقوقس کے شہر کے آثار نہ صرف موجود ہیں بلکہ وہ شہر ابھی تک آباد ہے۔ فسطاط کو اب حکومت مصریہ نے زمین کے نیچے سے نکلوایا ہے اور ان کے کھنڈرات کھول کر رکھدیئے ہیں +

جامع عمرو بن العاص قریباً ٹوٹی پڑی ہے اور اکثر اس کا

پس خدا کی پناہ در پناہ قدرتوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو جو مسیح موعود کے دوسرے خلیفہ ہیں اس نہر پر اتارا جو کہ رسول اللہ کے دوسرے خلیفہ نے کھدوائی تھی اور اب بالکل خشک پڑی ہے۔ بلکہ عام گذرگاہوں میں سے ایک گذرگاہ ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ اس سڑک پر اتارا جس کا تعلق حضرت عمرو کے بنائے ہوئے شہر فسطاط کے ساتھ اس وقت تک ہے اور فسطاط اپنی خاموش زبان سے کہہ رہا ہے کہ دنیا میں اس قدر فسق و فجور پھیل گیا ہے کہ ان قدیم مبارک مکانات کی حفاظت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا۔ اور صلحاء کے مکانات کھنڈرات بن گئے۔

عمرو بن العاص کی مسجد کے تلے اپنی خاموشی سے کہہ رہے ہیں کہ عبادتوں کے مقامات اس زمانہ میں تالوں اور قفلوں کے ذریعے آباد کئے جاتے ہیں۔ پس خدا نے چاہا کہ خلیفۃ المسیح ان کھنڈرات کے اوپر اترے اور پھر وہ اپنی دعاؤں سے ان گذشتہ مردوں کو زندہ کرے۔

میں ایک عرصہ سے کوشش کر رہا تھا کہ میں اس مکان کو چھوڑ دوں مگر مشیت الٰہی نے اس میں ایسی تاخیریں پیدا کر دیں کہ میں اس کو اس وقت تک نہ چھوڑ سکا۔ اور حضرت کو مصر کی زمین سے گئے ہوئے ابھی دو ہفتہ نہیں گذرے تھے کہ میں اس مکان کو چھوڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ اس لیئے کہ اس کے چھوڑنے میں میرے لیئے بعض خاص دقتیں تھیں مگر خدا نے عجیب طریق سے ان کو پورا کر دیا۔

پس میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس مقام پر قیام خدا کی کسی مصلحت کے ماتحت ہے اور اس مصلحت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ ایک گونہ تعلق معلوم ہوتا ہے تا کہ خدا اپنے فضل سے اس خلیفۃ المسیح ثانی کے ذریعہ ان مقامات پر پھر کوئی جلوہ دکھلائے۔ الغرض یہ مقامات جو تاریخی ہیں اور صحابہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب مٹ چکے ہیں۔ فقط ان کے آثار باقی ہیں۔

ان کے بنانے والوں کی روحیں آسمان پر رب العرش سے ان کی آبادی کے لیئے ضرور دعائیں کر رہی ہوں گی۔ میری مراد یہ نہیں کہ نہر خلیج کو اب پھر نہر کر دیا جائے بلکہ یہ نہر ایک روحانی

فیضان کی اشارہ کرتی تھی جو کہ منقطع ہو گیا۔

فسطاط پاکیزہ اور صلحاء کے مکانوں کا ایک مجموعہ تھا جہاں سے ذکر الٰہی کی آواز آتی تھی وہ کھنڈرات بن گیا اور اب وہاں کوئی چیز خدا کو یاد کرنے والی نہ رہی۔ پس میری مراد روح سے ہے نہ مادے سے۔ اور یہی وہ راز ہے جس کے لیئے خدا نے مسیح موعود کے خلیفہ کو اس جگہ اُتارا

ہاں میں اَور طرف چلا گیا

اصل مقصد یہ ہے کہ اس تاریخی مقام میں میں نے حضرت اقدس اور حضور کے جرنیلوں کی صحبت کا خوب ہی حظ اٹھایا۔ میں غریب الوطن تھا۔ مگر اس قرب نے سب دُوری کے اثرات دھو دیئے۔ اور پھر یہیں تک نہیں بلکہ خدا نے یہ دوسرا احسان فرمایا کہ حضرت کی واپسی پر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو میرے پاس دو ماہ تک ٹھہرنے کے لیئے سامان پیدا کر دیئے۔ میں اللہ کی جس قدر حمد کروں کم ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک ہیں اور اس طرح سے مجکو دوبارہ مصر کی زمین میں آیۃ اللہ کے قرب کا موقع ملا

وہ مسیح موعود کا لختِ جگر۔ وہ سلسلہ احمدیہ کی آرزوؤں کا مجسّم نشان۔ نیل کی وادی میں اپنے خادم محمود کے ساتھ دو ماہ تک ہا میں نے اس عرصہ میں آپ کو درس کے طور پر پڑھا اور آپ کی سیرت کا نہایت گہری توجہ سے مطالعہ کیا۔

صاحبزادہ شریف احمدؐ گو اب مصر میں میرے پاس نہیں ہیں اور میں نہیں جانتا کہ زندگی میں پھر ان کے قرب کا اس رنگ میں موقع ملے گا یا نہیں۔ مگر میں یہ کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ اس سیرت کا عکس جو میرے رنگ آلود قلب پر پڑا ہے وہ اب آسانی سے مٹ نہیں سکتا۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

میں نے دیکھا اور غور سے دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ایک سچا فوٹو تھے۔ ان کے جسم کے ذرّے ذرّے میں سلسلہ کے لیئے جو کچھ بھرا ہوا ہے میں سر دست اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر بہت جلد ناظرین الحکم تک میں آیۃ اللہ کے حالات کو جو دو ماہ میں میری آنکھ نے دیکھے پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ اگرچہ میرا کمزور قلم اس قابل نہیں۔ مجکو بچپن میں بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ پڑھنے اور کھیلنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اور اب ایک زمانہ دراز کے بعد جو فخر مجکو حاصل ہوا ہے اس پر مجکو ہمیشہ ناز رہے گا۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلقات اور یہ صحبتیں مجکو میری موجودہ زندگی میں ایک عالم گیر تبدیلی کی طرف لے جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں اس آبِ حیات کو پا کر بھی محروم رہوں۔ اے خدا مجکو اس انجام بد سے محفوظ رکھیو+

حضرت صاحبزادہ صاحب نے چلنے سے ایک روز پیشتر میری درخواست پر اپنی تصویر میرے ساتھ وادی نیل میں کھنچوائی۔ یہ تصویر ایک تاریخی تصویر ہے اور ہمارے خاندان کی اولادیں کسی زمانے میں اس تصویر پر فخر کریں گی۔ یہ تصویر مصر کے مشہور فوٹو گرافر ریاض افندی شماتہ کے مکان میں لی گئی۔ جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب ایک کرسی پر جلوہ فرما ہیں اور خادم محمود آپ کے پاس کرسی پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہے اگر مجکو فرصت ملی تو آپ کے حالات قیام کے ساتھ اس تصویر کو ناظرین الحکم تک پہنچانے کی کوشش کروں گا تاکہ وہ جہاں اپنے مخدوم کی تصویر دیکھ کر خوش ہونگے ان کو اس خادم کے لیئے بھی دعا کی تحریک ہوگی۔ اور یہی وہ راز ہے جسکے لیئے میں نے اس تصویر کو کھنچوایا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب ۷ نومبر ۱۹۲۸ء کو پورٹ سعید پہنچے سے واپس تشریف لائے اور ۷ جنوری ۱۹۲۹ء کو پورٹ سعید سے ساڑھے بارہ بجے دن کے روانہ ہوئے اور خادم محمود آپ کے پاس کرسی پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہے اگر مجکو فرصت ملی تو آپ کے حالات قیام کے ساتھ اس تصویر کو ناظرین الحکم تک پہنچانے کی کوشش کروں گا تاکہ وہ جہاں اپنے مخدوم کی تصویر دیکھ کر خوش ہونگے ان کو اس خادم کے لیئے بھی دعا کی تحریک ہوگی۔ اور یہی وہ راز ہے جسکے لیئے میں نے اس تصویر کو کھنچوایا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب ۷ نومبر ۱۹۲۸ء کو پورٹ سعید پہنچے سے واپس تشریف لائے اور ۷ جنوری ۱۹۲۹ء کو پورٹ سعید سے ساڑھے بارہ بجے دن کے روانہ ہوئے

شمس انارت فی البلاد حضورا
احییت مواطننا وذانت ارضہا
بیت الفضیلۃ کعبۃ المجد التی
اھلاً بیوم قدومہ و بعیدہ
ملک الفواد بہمۃ مرضیۃ
فی صمتہ نطق العلوم مجسمٌ
اخلاقہ روض المحاسن فی الوریٰ
فیما الترحل یا ملیک محبتی
قد کنت احذا من لقاک بجنۃ
خلّی الدموع ولا تسلن عندہا
شرف المکارم یا شریف لبیتکم
لیس المدیح ابی ولست ولیدہ
انی تعرفت الخلائق کلہا
وجعلتکم فی خیر کنز اجتبی
من کان دیدنہ الوفاء فدیتہ
فی المد یا میسر ازمان طیب
بین العلوم الصالحات بوسم
لیست الخلیقۃ وہو اکرم راحم
لا کلنا نعلی مشیۃ فضلہ
وعسی الزمان الغد یجمعنا معاً
سقم القوافی من بیاننا شاہدٌ
فقبلہ فہو شعور قلب مخلص
اہدیک منی الف الف تحیۃ

وکست مصابیح المکارم نورا
حتی رائتُ بہا القبور قصورا
تسقی الشراب الطیبات طہورا
تشدو حمائم بشرۃ تبشیرا
ترکت فوادی فی ہواہ اسیرا
فاذا تکلم اعجزت تعبیرا
تکسو الریاض من النعیم عبیرا
لم الق مثلک فی الوفاء عشیرا
وغدا سالق من نواک سعیرا
انی سقیت من دموع بحورا
یکسو اسالیب الغمار بدورا
قلم الحقائق فی یدی ادیرا
وبلوت من شیم الانام امورا
واتخذتکم للمکرمات ظہیرا
بروح منی خفیۃ وظہورا
ذقنا رحیق تعیشہ کافورا
والعیش نیّر ہو نظرۃ وسرورا
البقاک تحتین بمصر شہورا
وتجلّ امراً قضائہ تقریرا
بین الاجبۃ اعصرا ودہورا
والسقم یصیح عندکم مغفورا
وشعر اولے ان یکون شعورا
وبقیت فی خلل العلا منصورا

[باقی پھر۔ شیخ محمود احمد از مصر]

جہاز پر جو بی اینڈ او کمپنی کا ایک بڑا جہاز ہے قادیان تشریف لیگئے اور آپکے اس مضمون کے شائع ہونے تک وہ اول حرم میں ہونگے ان کی روانگی سے قبل جبکہ میں نے استاذ علی صادی شعلان احمد سے ذکر کیا تو وہ حیران ہو گئے اور انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار فی البدیہہ مجکو لکھوائے اس لیئے کہ وہ خود لکھنے سے معذور ہیں۔ یہ اشعار مصری دوستوں کی کسی حد تک ترجمانی کر سکتے ہیں+

+ یعنی اگر حضرت صاحب کا حکم واپسی کیلئے نہ ہوتا تو ہم جانے نہ دیتے +

بیکاری اور بیکاری

کسی قوم میں بیکاروں اور گداگروں کی کثرت اس کے زوال اور ادبار کے علامات میں سے ہے

مسلمانوں کی حالت پر اگر ہم آج غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بیکاروں اور گداگروں کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہے اور اس کی وجہ سے قوم میں مختلف قسم کی بد عادتیں پیدا ہو رہی ہیں ہماری جماعت خدا کے فضل سے زندہ اسلام کا نمونہ کہی جاتی ہے اس لیئے اب جبکہ وہ ترقی کر رہی ہے اس کی ضرورت ہے کہ اسکی اقتصادی حالت ہر وقت ہمارے سامنے رہے۔ ہر جگہ کی جماعتوں کے فرائض میں یہ امر بھی داخل ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ہاں کسی کو بیکار نہ رہنے دیں اور بجائے اس کی مدد خیرات سے کرنیکے اس کو کام پر لگانیکی کوشش کریں۔ صحابہ کی سیرۃ میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ سوال سے سخت متنفر تھے اور اس سے بڑھ کر عار نہیں سمجھتے تھے کہ دست سوال دراز کریں۔ وہ بھوکوں مرجانا پسند کرتے مگر سوال نہ کرتے۔ مگر آج ہماری حالت دگرگوں ہے ہم محنت اور مشقت کے مقابلہ میں خیرات کے ٹکڑوں کو پسند کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے الحکم میں پہلے بھی لکھا تھا کہ ہماری جماعت کے پیشہ ور احباب ان بھائیوں کی مدد کریں جو کسی کام کو سیکھنا چاہتے ہوں۔

جو نوجوان کسی پیشہ کے سیکھنے کے خواہشمند ہوں وہ بھی اطلاع دیں۔

تجارت کی طرف توجہ کرو

دو ہی چیزیں ہیں تجارت اور صنعت و حرفت ان دونوں کی طرف ہماری جماعت کو توجہ کی ضرورت ہے اس لیئے کہ ہم ایک تبلیغی جماعت ہیں اسلام کی نشر و اشاعت کا فرض ہم پر رکھا گیا ہے۔ اور ایک تاجر اور صناع جس آسانی سے اس فرض کو دوسروں پر بوجھ ہوئے بغیر کر سکتا ہے دوسرے کے لئے ممکن نہیں۔ تجارت کے لئے ایک غلط خیال ہمارے دلوں میں جاگزین ہے کہ یہ بہت بڑے سرمایہ کا کام ہے یہ درست نہیں ایک معمولی سرمایہ بلکہ چند روپیوں سے یہ کام شروع ہو سکتا ہے پھر رفتہ رفتہ جیسے اللہ تعالیٰ چاہے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس لیئے ضرورت ہے کہ چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے کام شروع کیا جاوے۔ ہم کو اپنی مالی حالت کی اصلاح کے لئے بہت جلد اس سکیم کو ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات روحانی نہیں یا ملکی ان کی تاریخ پڑھو تو یہی معلوم ہوگا کہ مادی ترقی میں تجارت ان کی زبردست معین تھی۔ اور اسی تجارت کے ذریعہ وہ مختلف ملکوں میں پھیل گئے اور بادشاہ ہو گئے۔ وہ قوم جو آج ہمپر حکمران ہے ایک دور کے چھوٹے سے جزیرہ کے رہنے والی ہے اس کی ابتدا تجارت سے ہوئی ہے وہ تاجر تھی مگر آج دنیا پر حکمران ہے۔ ترقی و تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ تجارت ہے۔ تاجر ہر جگہ جا سکتا ہے اور اپنے کاروبار کے ساتھ اسلام کو پھیلا سکتا ہے۔

اشاعت اسلام کی اب بہترین سبیل یہی ہے اس لئے کہ ہم اس قدر مشن سلسلہ کی طرف سے قایم نہیں کر سکتے جو ہر ملک میں ہوں اور متعدد ہوں کیونکہ بعض بڑے بڑے شہروں میں کئی کئی درجن مبلغوں کی ضرورت ہے نہ تو اس قدر اخراجات برداشت کئے جا سکتے ہیں اور نہ اس قدر آدمی فارغ ہیں اس کی ایک ہی صورت ہے کہ لوگ باہر نکل جاویں اور وہ تجارت بھی کریں اور سلسلہ کی تبلیغ بھی۔ ایسے لوگ جو اس خدمت کے لئے تیار ہوں گے ان کو مفید مشورہ دینے کے لئے الحکم تیار رہے گا۔

اور نیز ان کے لئے ضروری معلومات بھی مہیا کریگا وباللہ التوفیق۔

زندہ باد نیاز محمد

انگریزی ریویو کے لئے میں الحکم اور الفضل میں جو نوٹ لکھا تھا خدا کا شکر ہے کہ وہ بار آور ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی آواز سکندر آباد دکن سے آئی تھی اور سیٹھ احمد الدین صاحب نے ایک سو کاپیوں کی خریداری کا ارادہ ظاہر کیا اب دوسری آواز کراچی سے میرے نہایت ہی محترم بھائی شیخ نیاز محمد صاحب نے بلند کی ہے انہوں نے

ایک سو دس کاپیاں

لے لینے کی کوشش کی ہے۔ دس کاپیاں وہ اپنی ذات سے خریدیں گے اور ایک سو کاپی جماعت کراچی کی طرف سے امید دلاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سو دس کاپیاں پوری ہو گئیں اس لئے کہ ہمت مرداں مدد خدا۔

کراچی کی جماعت اور شیخ صاحب کی ہمت قابل رشک ہے۔ اگر سو آدمی اس قسم کے کھڑے ہو جاویں تو دس ہزار کی تعداد کوئی بڑی چیز نہیں۔ میرے دوستو ہمت کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ اور ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کو پورا کر کے دکھا دو۔ یقیناً یاد رکھو کہ اس رسالہ کی یہ تعداد جس دن پوری ہو جائے گی وہ خاص برکات کے نزول کا دن ہوگا۔ مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس تعداد کے پورا کرنے کے لئے کمر ہمت مضبوط کریں۔ کیا لاہور۔ امرتسر۔ راولپنڈی اور دوسری جماعتیں خاموش رہیں گی۔ دیکھو ہمت کرو یقیناً کامیابی ہوگی خدا کا برگزیدہ مسیح موعود پہلے سے کہہ چکا ہے۔

خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

میں شیخ نیاز محمد صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اسے توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے تمام کاروبار میں اپنی رضا اور اپنے فضل کے انعامات کو نازل کرے۔ آمین

ریویو کی مدد کا بہترین ذریعہ

تحریک کہ ہمارے دوست ریویو کے لئے دس ہزار خریدار پیدا کریں ایک اثر تو کر رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں صحیح طور پر اس تحریک کو میں پیش نہیں کر سکا۔ ریویو کی مدد کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ رسالہ کی اشاعت غیر قوموں میں کی جاوے۔ اگر یہ طریق اختیار نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ احمدی احباب جو رقوم بطور اعانت رسالہ کے لئے روانہ کریں گے اس کا اثر سلسلہ کے دوسرے چندوں پر پڑے بے شک یورپ میں مفت اشاعت بھی ایک مفید اور ضروری چیز ہے۔ لیکن ہمارا مطالبہ اپنے دوستوں سے یہ ہے کہ وہ رسالہ کے لئے دس ہزار غیر احمدی خریدار پیدا کریں۔ اپنی جماعت میں سے تو کوئی انگریزی لکھا پڑھا آدمی ایسا رہنا نہیں چاہیئے جو اس رسالہ کا خریدار نہ ہو۔ یہ تو جماعت کا فرض ہے۔ مگر اس کا مقصد دوسروں کو اشاعت اسلام سے واقف کرنے کے لئے اور ان کو انکی ذمہ داریوں کا احساس کرانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ غیروں کو خریدار بنایا جاوے پس اس تحریک کی اہمیت کو ان معنوں میں لینا چاہیئے۔

مجاہد مصری کا پتہ

بعض احباب مجاہد مصری کا پتہ دریافت کرتے ہیں اگرچہ اس سے پہلے بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے اپنا پتہ مکان بدل دیا ہے اور اب انکا پتہ حسب ذیل ہے۔

قاہرہ (مصر) الحرکتہ الاحمدیہ شارع محمد علی مکان نمبر ۱۴۱ شیخ محمود احمد صاحب احمدی

قانون حجاج اور جمعیۃ العلماء

نام نہاد جمعیۃ العلماء جس کو کوئی کام نہیں معلوم ہوتا اب قانون حجاج کے مسودہ کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور اس نے حال میں حکیم اجمل خاں صاحب کے مکان پر ایک جلسہ کر کے حکومت کی اس مسودہ قانون کی مخالفت کی ہے جسکی رو سے حاجیوں پر بھی ٹکٹ لے لینے ناقابل برداشت شرائط عائد کئے گئے ہیں۔ یہ شرائط مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں مداخلت ہے جمعیۃ مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ جب تک انکے پاس آنے جانے کا پورا خرچ نہ ہو حج کے لئے نہ جائیں۔

عرصہ ہوا الحکم میں میں نے لکھا تھا کہ علماء مسلمانوں کو حج کی فرضیت کے لئے تو صحیح علم دیتے نہیں اور بھوکے اور گداگر لوگ بھی حج کے لئے چلے جاتے ہیں اور پھر گورنمنٹ ان بھوکے حاجیوں کے لئے انتظام کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ لیکن جب گورنمنٹ قواعد بناتی ہے تو قوم کے یہ رہنما اندھا دھند مخالفت پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آزادی مذہب میں مداخلت ہوتی ہے خود اپنی قوم کو واقف نہیں کرتے کہ ایسے لوگوں پر حج

(جمعیۃ العلماء کی مخالفت)

دنیا کا ہفتہ

ممالک غیر

مراکش کی سرکاری اطلاعوں سے معلوم ہوا ہے کہ باغی رسول گرفتار ہوگیا ہے اور وہ بطور قیدی کے مکان میں رکھا گیا ہے۔

پرتگال کا ایک جہاز ۴۰ روز تک سمندر میں رستہ گم کر کے پھرتا رہا۔ آخر ایک اور جہاز نے اس کو بچا لیا جہاز کے کپتان نے تین مرتبہ خودکشی کرنی چاہی۔ جہاز کے تین تختہ ٹوٹ چکے تب دوسرے جہاز نے اس کو بچا لیا۔ ملاح چار دن سے بھوکے پیاسے تھے۔

البانیہ کی مجلس مبعوثین نے آئندہ سال کے لئے احمد بیگ زوغو کو جمہوریہ البانیہ کا صدر منتخب کیا ہے۔

راجہ ہری سنگھ کے ایڈیکانگ کپتان آرتھر پرنس میں چوری کا مال لینے کا مقدمہ چلایا جائے گا۔ چنانچہ استغاثہ دائر ہوگیا ہے۔

فرانس کی پولیس ایک سنسنی خیز چوری کی تفتیش کر رہی ہے ہر جانہ جنگ یورپ کے لئے جو کمیشن بنایا گیا تھا اس کے متعلق خفیہ سرکاری کاغذ گم ہوگئے ہیں۔ معاہدات ورسیلز پیس اور اہم سرکاری کاغذات مفقود ہیں اب تک ایک فرانسیسی مرد گرفتار ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ فیلی ڈلفیا (امریکہ) کے کسی آدمی نے چوری کرائی ہے کہ وہ کسی کتاب کے لئے مسالہ بہم پہنچانا چاہتا ہے۔

یونانی لاٹ پادری کو ترک اور یونانی رعایا کے تبادلہ کے سوال پر غور کرنے والی کمیٹی نے خارج البلد کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت ترکی نے آدھی رات کو اس کے اخراج کا حکم دیدیا جس کی بنا پر دوسرے روز ۶½ بجے صبح کے سپاہیوں نے آکر اسے جگایا اور سرحد پار کر دیا۔ یونان میں یہ خبر نہایت پریشانی پھیلانے کا موجب ہوئی۔ پارلیمنٹ نے اجلاس ملتوی کر دیا یہ طریق اظہار ماتم تھا۔

یونانی وزیر اعظم نے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا جسکی وجہ سے عام تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ ایتھنز کے لاٹ پادری نے یورپ اور امریکہ کی تمام گرجاؤں کو ترکوں کے اس فعل کے خلاف احتجاجی خطوط لکھے ہیں۔

سر فرانسس ینگ ہسبینڈ (جو حضرت خلیفۃ المسیح سے لنڈن میں ملے اور جنہوں نے کانفرنس مذاہب میں نمایاں حصہ لیا۔ عرفانی) نے وکٹوریہ لیگ کے سامنے اس مضمون پر لیکچر دیا کہ آئندہ ہندوستان کے متعلق انگریزوں کی روش کیا ہونی چاہیئے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اعلان کرنا چاہیئے کہ ہمارا اصول عمل یہ ہے کہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری حاصل ہو۔ اور ہم اسی منزل کی طرف ہندوستان کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کا مفاد مشترک ہے آئندہ انگریزوں کو ہندیوں سے زیادہ نرمی سے سلوک کرنا چاہیئے اور ان کا اعتماد حاصل کرنا چاہیئے۔

یہی مشورہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے لنڈن میں سیاسی لوگوں سے تبادلہ خیالات کے وقت دیا۔

ہندوستان پنجاب

اکالیوں کا چودھوان شہیدی جتھا پانچ سو اکالیوں کا گورودوارہ گنگ سر میں داخل ہونے سے شرائط داخلہ کے انکار پر گرفتار کر کے نابھہ روانہ کیا گیا۔

بنارس کی ہندو یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں ایک ہندو خاتون کو ایم۔ اے کی ڈگری ملی اور دو مسلمانوں کو بی۔ اے کی ڈگری ملی۔

سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی تبلیغ الاسلام ایک وفد لیکر اجمیر گئے ہیں۔

انقلاب پسندوں نے خفیہ طور پر انقلاب کے متعلق رسالے تقسیم کئے ہیں جن پر مطبع کا نام نہیں ایسے رسالوں کی لاہور اور امرتسر میں تقسیم ہونے کی خبر آئی ہے۔

امرتسر کے سلطان ونڈ دروازہ کے باہر ایک سکھ مسلمان ہوا بازائن سنگھ کی لاش پائی گئی ہے پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

پہلے دنوں خبر شایع ہوئی تھی کہ بند رکشیر تعداد میں ہندوستان سے باہر بھیجے جا رہے ہیں۔ تدریجاً پلی کے نواحی دیہات میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے کہ **یہ ہندوؤں کے مذہب میں مداخلت** ہے۔ اس مذہب پرستی کا کیا کہنا؟

ڈھاکہ یونیورسٹی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ کورٹ مجلس منتظمہ سے سفارش کرتی ہے کہ عربی اور دیگر علوم اسلامیہ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے طلبہ کو یورپ بھیجا جاوے اور اس سلسلہ کے لئے وظائف دیئے جاویں۔ پنجاب یونیورسٹی مشرقی زبانوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے ان کو شوق کم کرنے کی فکر میں ہیں۔

دہلی میں آریہ سماج چاندنی کے سالانہ جلسہ پر ایک کانفرنس ہوئی جس میں **عالمگیر مذہب** پر مولوی عمر الدین صاحب نے بھی اپنا مضمون پڑھا۔

ضرورت

الحکم میں احباب کے فائدہ کے لئے ضرورت کے عنوان سے جدید کالم قایم کیا گیا ہے اس کے لئے کوئی اجرت ان لوگوں سے نہ لی جائے گی جو اپنی کسی ضرورت کا اعلان کرائیں۔ البتہ ان کا اخلاقی فرض ہوگا کہ وہ الحکم کی توسیع اشاعت میں مدد دیں

عرفانی

(۱)

ایک نوجوان عمر ۲۵ سال انٹرنس پاس اردو فارسی پشتو۔ انگریزی۔ زبانیں خوب بول سکتا ہے پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ میں کام کر چکا ہے ہندوستان سے باہر جانیکو بھی تیار ہیں تجارت اور انجینیرنگ کے ساتھ دلچسپی ہے۔ اگر کوئی صاحب ٹھیکیداری۔ تجارت میں شریک کرنا چاہیں تو آمادہ ہیں۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔

شاہ محمد احمدی ملکے والہ چک ۳۳ جنوبی ہرگو بند پور ضلع شاہ پور

---

(۲)

قطعہ زمین قابل فروخت

میرے پاس ایک قطعہ زمین اندرون شہر ضیاء السلام پریس کے پچھواڑے واقعہ ہے میں اس کو فروخت کرنا چاہتا ہوں ایک سو روپیہ فی مرلہ پر فروخت ہوگا جو صاحب اندرون آبادی قدیم تعمیر مکان کے لئے لینا چاہیں خط و کتابت کریں کمی قیمت کے لئے خط و کتابت نہ کی جاوے۔

عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

(بقیہ مضمون صفحہ ۵ کالم ۳)

اور نہیں جانا چاہیئے۔ اور نہ انکی مدد کرتے ہیں۔ یہ طریق شرمناک ہے گورنمنٹ مذہب میں مداخلت کرے تو بیشک اس کا ہاتھ روکنا چاہیئے لیکن اگر ہم حدود مذہب کو توڑیں تو پھر کچھ نہیں۔ ان علماء سوء کی پیدائش بہت ہی بیہودہ ہے۔ ملکانوں کو اسلام سے واقف نہیں کیا وہ مرتد ہونگے اور کوئی بچانے کو کھڑا ہوا تو کہا کہ اس سے آریہ ہونا بہتر ہے ہندو مسلمانوں کے اتحاد اور آئے دن کے جھگڑوں کا فساد اسوقت

دنیائے اسلام

البانیہ کا بادشاہ بننے سے انکار
البانیہ کی جدید حکومت

لنڈن ۲۹ جنوری۔ سر چارلس لاہلمن اور لارڈ ہیڈلے نے البانیہ کا بادشاہ بننے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ دونوں بزرگ مسلمان ہیں۔ لارڈ ہیڈلے نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ انہوں نے حکومت البانیہ سے ۱۵ لاکھ روپے نقد طلب کئے تھے اور ½ ۱ لاکھ روپے سالانہ وظیفہ شاہی طلب کیا تھا۔ مگر انہوں نے یہ مطالبات منظور نہ کئے۔ لندن میں کے سفیر البانیہ کو اس گفتگو کا کوئی علم نہیں

لنڈن ۲۹ جنوری۔ اب اہل البانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ جمہوری حکومت قائم کریں گے۔

ڈاکٹر شفیق منصور کی گرفتاری

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ سر واریلی سٹاک کے قتل کی تحقیقات کرنے میں مصر کے محکمہ اوقاف کے ایک افسر محمد اسمٰعیل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ اس کی گرفتاری کو بہت بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ ساتھ ہی مشہور مجاہد ڈاکٹر شفیق منصور کو بھی دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب وفد جماعت کے نامزد کردہ ضلع قاہرہ کے طرف سے امیدوار ہیں۔ آپ پہلے نومبر گذشتہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ مگر عدم شہادت کی بنا پر بری کر دیئے گئے تھے۔

وفد حجاز کو مکہ جانیکی اجازت مل گئی

دہلی ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب وفد حجاز کو مکہ جانے کی اجازت ملگئی ہے۔

مسٹر فلبی اور حالات حجاز

دہلی ۲۸ جنوری۔ ذیل کا سرکاری بیان شائع ہوا ہے:۔

حکومت کی توجہ اس بیان کی طرف مبذول ہوئی کہ مسٹر فلبی کو حجاز میں داخلہ کرنے کے لئے خاص سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں عرب کے اندرونی حصے میں داخل ہونیکی بھی سخت ممانعت کیگئی ہے۔ اور فی الواقع وہ جدہ سے آگے نہیں گئے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ واپس انگلستان جا رہے

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ زوار پاشا نے ایک یادداشت بھیجی تھی جسمیں درخواست کی گئی تھی۔ کہ انگریزی اور مصری تعلقات خوشگوار بنانیکی غرض سے علاقہ جزیرہ کی آبپاشی پر از سر نو غور کرنا چاہئے اس کے جواب میں لارڈ ایلنبائی نے لکھا ہے کہ اس مفاہمت پر برطانیہ عظمیٰ حکومت سوڈان کو سابق ہدایات پر عمل درآمد ترنے کا حکم دینے پر آمادہ ہے کہ مجلس ماہرین کا جو ہائیڈ کے انجنیر مسٹر کرسس (صدر) مسٹر مک گریگر مسٹر عبدالحمید اور سلیمان پاشا نمایندگان برطانیہ اور مصر پر مشتمل ہے ۱۸ فروری تک جلسہ ضرور منعقد ہو جائیگا۔ جسمیں وہ اصول وضع کئے جائینگے۔ جنپر کہ مفاد مصر کو پورا پورا لحوظ رکھتے ہوئے آبپاشی عمل میں لائی جائے اور یہ مجلس اپنی رپورٹ ۳۰ جون تک پیش کر دے گی۔

مسیڈرڈ ۲۸ جنوری۔ آج ایک سرکاری اعلان سے اس حقیقت کا انکشاف ہو گیا کہ (غازی) محمد بن عبدالکریم رہنمائے ریف کے ساتھ صلح کی گفتگو کا آغاز ہو چکا ہے سرکاری اعلان کا بیان ہے کہ غازی عبدالکریم کے گستاخانہ اور جائز حدود سے متجاوز مطالبات کی بنا پر گفت وشنید بند کر دی گئی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو فاتح تصور کرنے لگے ہیں۔ دوسری طرف ہسپانیہ کی وزارت جنگ کسی باغی سردار سے صرف اس شرط پر گفت وشنید کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ بلا شرط ہتھیار ڈال دے۔

بندر سوڈان ۲۷ جنوری۔ جدہ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ جدہ کے قرب وجوار میں نجدیوں کی سرگرمی جاری ہے اور نجدی اس قدر آگے بڑھ آئے ہیں کہ نجد کے استحکامات اب ان کی زد میں ہیں

امیر فیصل کا سفر ولایت موصل مین

جلالۃ الملک شاہ فیصل ۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء کو جانب موصل روانہ ہوئے۔ سواری بذریعہ اسپیشل ٹرین روانہ ہوئی۔ وردو موصل پر تمام طبقات کے اشخاص نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ جلالۃ الملک موصل کے وردو سے فارغ ہو کر براہ قرقوق دارسل مراجعت فرمائے بغداد ہوئے۔ اور ۲۷ دسمبر کو پہنچے۔ اور اس سے قبل موخرالذکر شہروں کی سیر نہ فرمائی تھی۔ اور سرکاری حلقوں میں اندیشہ تھا کہ شاید کردار ترکمان باشندے آپ کی آمد پر خوش نہ ہوں۔ لیکن بادشاہ کی دلفریب شخصیت نسلی تعصبات پر غالب آئی۔ اور جو لوگ بادشاہ کے ہمرکاب تھے ان کا خیال ہے کہ اس سفر سے عراق کی مختلف اقوام کے درمیان جذبات وحدت قوی ہو گئے ہیں اور تمام طبقات تاج وتخت عراق سے جذبات وفاداری کا اظہار کرتے ہیں کچھ دنوں سے کردوں کے خیالات بھی ٹھیک ہو چلے ہیں ترکوں اور کردوں کے درمیان رنشہ مواخات صرف یہی تھا کہ وہ خلیفۃ المسلمین کی عزت کرتے تھے۔ اور جب سے یہ تعلق منقطع ہو گیا ہے۔ وہ روز مرہ حکومت عراق کے طرف دار ہوتے جاتے ہیں کیونکہ یہ حکومت ان کو اپنے معاملات کے انتظام میں بہت کچھ آزادی دیتی ہے۔

موصل ریلوے

باوجودیکہ آج کل موسم سخت ہے۔ لیکن پوری موجودہ ریلوے لائن کو موصل تک وسیع کرنے کی مستقل کوشش ہو رہی ہے۔ بغداد سے کفری تک سلسلہ ریلوے پہلے ہی موجود ہے۔ موجودہ توسیع شدہ لائن قرقوق اور اربیل ہوکر گذریگی۔ اور جیسا کہ قبل از جنگ کے نقشہ میں تجویز تھی کہ دریائے دجلہ کے داہنے کنارہ ان علاقوں سے لے جائی جائے جو آشوری اور فارسی تہذیب وتمدن کی آنکھیں دیکھ چکی ہیں۔ وہ خیال ترک کر دیا گیا ہے۔ موجودہ تجویز کے مطابق اربیل کا تمام وہ علاقہ اس ریلوے کے قبضہ میں آجائیگا۔ جو پیداوار غلہ کے لئے بیحد مشہور ہے اور جہاں سے بغداد کو اب تک تمام غلہ مویشیوں کی کمالوں کے پیٹھوں پر بار کر کے بذریعہ دجلہ آیا کرتا تھا۔ یہ طریقہ نہایت وقت طلب تھا نقشہ کے تغیر سے ریلوے کے مقصد میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے۔ پہلا نقشہ جہانگیریت کے قابل بنا تھا۔ اس کا منشا یہ تھا کہ غیر ملکی مقاصد کی خدمت کرے۔ لیکن اب اس کی تعمیر صرف عراق کے قومی مفاد کے لئے ہو رہی ہے۔ یعنی وہ سلسلہ ہے جسکے ذریعہ سے شمالی اطلاع، اقتصادی ومعاشرتی لحاظ سے بغداد شریفہ یعنی پایہ تخت عراق ملحق ہو جائیں گے۔ ہر شخص کی خواہش یہی ہے کہ جس طرح ہو سکے ریل جلدی بن جائے۔ مگر مجبوری ہے کیونکہ روپیہ کی ہے

آقائی رضا خان سردار سپاہ ایران

رضا خان وزیر جنگ ایران براہ عراق مراجعت فرمائے طہران ہوئے آپ مہم عربستان کے تشریف لائے تھے۔ اس صوبہ کو سرکاری طور پر خوزستان کہا جاتا ہے آپ بصرہ سے بغداد تشریف لائے تھے۔ وہاں سے جا کر زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے اور مقام سامرہ جا کر بھی زیارات کیں۔ اس کے بعد آپ بغداد سے مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ آپ کا سفر محض غیر سرکاری تھا۔ پھر عراق ریلوے کو آپ کے خدم وحشم کے لئے گاڑیوں کی معقول تعداد فراہم کرنے میں کافی دقت محسوس ہوئی کیونکہ آپ کے ہمرکاب افسران محکمہ خدام اور شاگرد پیشہ کی بہت بڑی تعداد تھی اس کے علاوہ ۲۴ موٹریں تھیں جنمیں سوار ہو کر انہوں نے آگے سفر کیا تھا جن لوگوں نے سردار سے شرف ملاقات حاصل کیا ان پر آپکی زبردست شخصیت کا نہایت اثر ہوا تھا خصوصاً اس اطاعت وفرمانبرداری کو دیکھکر جو آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ کی تعمیل میں ظاہر ہوتی تھی اس سفر میں آپ کی قدر عراق میں خوب قائم ہو گئی ہے۔

ہلال صداقت

برادران اسلام یہ ایک اسلامی ماہواری رسالہ ہے جو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں دہامپور ضلع بجنور (یو پی) سے نہایت آب و تاب کے ساتھ نکلتا ہے جسکی سچائی کا ہر چہار دانگ میں نقارہ بجنے والا ہے گو تقطیع ۱۸ × ۲۲ ہے مگر حقانیت و وحدانیت کے مضامین سے لبریز ہے گویا دریا کو ایک کوزہ میں بند کر رکھا ہے کیوں نہ ہو اسمیں بڑے بڑے راہنمایان دین کے مضامین درج کئے جاتے ہیں۔ اسکی ہستی کا قایم آپ کا فرض ہے اس کا مقصد دنیائے اسلام کو مخالفین اسلام کی زد سے بچانا فرض اولیٰ ہے۔ یا بالفاظ دیگر مذہب اسلام کا پرزور وکیل فتنہ ارتداد کا بیخ کن، مخالفین اسلام کو مدلل و مشرح جواب دینے والا۔ قوت ایمانی کا مکمل آئینہ، بزرگان دین کے حالات عموماً اور حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ کے کمالات و کرامات کو خصوصاً پوری طرح سے روشنی میں لانے والا، پر درد نظموں کا مجموعہ، مولانا ابوالکلام آزاد۔ خواجہ حسن نظامی۔ علی برادران کے قیمتی اور تبلیغی مضامین سنانے کا ذریعہ ملک کے اہل قلم کی چیدہ غزلیں اور تنقیدات، ادبی مضامین کا خزن اگر ہے تو ہلال صداقت ہے جس کے ساتھ ایک ضمیمہ "حسن ادب" مضامین ادبیہ نظم و نثر سے پر صفحہ ۶ کا شامل ہے بہت جلد خریدیئے۔ یکم فروری سے ۳۰ اپریل کے خریداران کے لئے صرف دو روپے آٹھ آنہ سالانہ ششماہی ایکروپیہ آٹھ آنہ قیمت ہر حالت میں پیشگی بذریعہ منی آڈر روانہ فرمایئے۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام **منیجر ہلال صداقت**
دہامپور ضلع بجنور یو پی

ہر شخص پڑھے

کیونکہ ماہوار رسالہ **جام جہان نما** میں ہر شخص کی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے اور ہر مذاق کا آدمی اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ناظرین میں کئی قسم کے انعامات ماہوار تقسیم ہوتے ہیں اس کی خوبیوں کا اندازہ بغیر دیکھے نہیں ہو سکتا۔ نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ فوراً آج ہی خط لکھدیں اپنے خط میں دس پڑھے لکھے شریف آدمیوں کے پورے پتے بھی اگر آپ لکھدیں گے تو آپ کو پرچہ کے ساتھ ایک نہایت ہی عجیب تحفہ یعنی معمولی چاول پر آپکا پورا نام لکھا ہوا مفت بھیجا جائے گا۔

منیجر رسالہ جام جہان نما۔ پانی پت پنجاب

تجارت اور کے ساتھ دلچسپی ہے ۔ اگر کوئی صاحب ٹھیکداری۔ تجارت میں شریک کرنا چاہیں تو آمادہ ہیں خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔

شاہ محمد احمدی ملک چک نمبر ۳۳ جنوبی ہرگوبند پور ضلع منٹگمری

مدینۃ العلم علی گڑھ کا ماہوار مصور رسالہ

نوبہار

تمام اہل الرائے اصحاب اس بات پر متفق ہیں کہ نوبہار اردو زبان کا بہترین رسالہ ہے نوبہار ہر مہینہ کے آخری ہفتہ میں نہایت آب و تاب سے علی گڑھ سے اردو کے سحر نگار ادیب اور شاعر حامد اللہ افسر بی۔ اے کی نگرانی میں شایع ہوتا ہے۔ نوبہار کے ٹائٹل پر ایک خوشنما بلاک کی تصویر ہے، رسالہ کے اندر بھی فوٹو کی تصاویر شایع ہوتی ہیں مضامین میں وہ جدت و تازگی ہے جو اردو کے کسی رسالہ میں نہیں پائی جاتی، سرورق طرافت کا مستقل عنوان ہے۔ خلاصۃ الرسائل کے عنوان سے ہر مہینہ کے اردو اور ہندی کے رسائل کا بہترین خلاصہ نظم و نثر کا شایع ہوتا ہے، گویا جو اصحاب نوبہار کے خریدار ہیں انہیں کسی اور رسالہ کا خریدار بننے کی ضرورت نہیں۔ نوبہار میں ہر مہینہ تین یا چار اعلیٰ پایہ کے مختصر فسانہ درج ہوتے ہیں، نوبہار میں ملک کے مشہور اور قادر الکلام شعراء کی نظمیں اور غزلیں درج کی جاتی ہیں نوبہار کی سالانہ قیمت اب پانچ روپیہ معہ محصول ڈاک کر دی گئی ہے انگریزی کا مشہور روزنامہ "لیڈر" رقم طراز ہے "نوبہار ایک نہایت اعلیٰ پایہ کا ماہوار رسالہ ہے ..... اس کا مقصد اردو صحافت میں ایک جدید روش کی بنیاد رکھنا ہے اور اس نے "ریویو آف ریویوز" کا طرز اختیار کیا ہے نوبہار ظاہر اشکل و صورت اور مضامین کے تنوع اور خوبیوں کے اعتبار سے اپنے اکثر معاصرین پر فوقیت رکھتا ہے"، نمونہ مفت طلب فرمانیوالے اصحاب کو عدم تعمیل حکم کی شکایت نہونی چاہیئے۔ کیونکہ نوبہار کا نمونہ آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتا ہے۔ مفت نہیں۔ نوبہار کی سالانہ قیمت پانچ روپیہ ہے۔ منی آرڈر ذیل کے پتہ پر ارسال فرمایئے۔

منیجر رسالہ نوبہار علی گڈھ

زمیندار ہفتہ وار

چونکہ اکثر حضرات روزنامہ زمیندار کی قیمت ادا نہیں کر سکتے اور چونکہ بعض دیہات میں روزانہ ڈاک پہنچنے کا بھی کوئی معقول انتظام نہیں اس لئے زمیندار کا بھی ایک ہفتہ وار ایڈیشن جاری کیا گیا ہے۔

بالکل علیحدہ چیز

یہ روزانہ کے مضامین کا خلاصہ نہیں بلکہ خود اپنی مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اگر روزانہ زمیندار خریدنے والے بھی اسے (یعنی ہفتہ وار) خریدیں تو لطف اندوز ہو سکتے ہیں، اس میں نہایت پر مغز مضامین "چیدہ" "افکار و حوادث"

نہایت دلچسپ اور معلومات بڑھانے والے اقتباسات حضرت مولانا ظفر علی خاں کی نظمیں اور مضامین کے علاوہ ہفتے بھر کی تمام خبروں کا کافی و وافی خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ غرض ہر حیثیت سے یہ ہفتہ وار ایڈیشن روزانہ زمیندار کے شایان شان ہے۔

قیمت سالانہ۔ چھ روپے ششماہی للعہ روپیہ سہ ماہی عہ

مہتمم زمیندار ہفتہ وار لاہور

وصیت نمبر ۸۰۸۱

میں نور علی ولد کرم دین قوم جٹ جالب ساکن کوٹلی ضلع گوجرانوالہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۲) اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد زمین واقعہ قادیان ۲ کنال قیمتی صمام نقد دو ہزار روپیہ اثاث البیت صمائل جائداد تین ہزار روپیہ ہے

۱۲/۲۲ ۶ بقلم خود نور علی موصی ۲۹ دسمبر ۱۹۲۶ء

گواہ شد مہر عالم احمدی گواہ شد غلام، احمد

وصیت نمبر ۲۱۴۶

میں فضل الٰہی ولد کرم الدین قوم راجپوت ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت ایک مکان واقعہ شہر سرگودہا بلاک نمبر ۹ محدود بہ ذیل شمال مکان مستری جمال الدین صاحب جنوب مکان شیخ کرم الٰہی صاحب عرضی نویس مشرق شارع عام مغرب مکان سہیل سنگھ انسپکٹر مدارس وغیرہ۔ یہ مکان خود میرا پیدا کردہ ہے۔ اس کی مالیت تقریباً ۷ ہزار روپیہ کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی اور جائداد اپنی وفات سے پہلے پیدا کروں یا مجھے کسی طریق سے ملے تو اس کے دسویں حصہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل کر دوں تو حصہ وصیت میں سے یہ رقم یا جائداد مجرا ہوگی۔ المرقوم ۳/۶/۳۰

گواہ شد گواہ شد

محمد جی مدرس عربی تعلیم الاسلام قادیان محمد صالح ریویو انگریزی